

## 40649- خیانت کرنے والے کے ساتھ خیانت نہ کریں

سوال

ایک شخص جو ایک پرائیویٹ آفس میں کام کرتا ہے، اسے بیماری کے باعث دوران علاج کام چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا، اس کے بعد جب وہ ملازمت پر آیا اور اس نے ان ایام کے حق کا مطالبہ کیا جن میں کام کرتا رہا تھا، لیکن مالک نے اسے حق دینے سے انکار کر دیا کہ اس کا کوئی حق نہیں ہے، اور ملازم شنس کو رقم کی ضرورت ہے، تو اس نے اپنے کام کے بد لے جمع کر دہ ماں میں سے روزانہ ایک دینار لینا شروع کر دیا، وہ صرف اپنا حق لینا چاہتا ہے، اس سے زیادہ نہیں، تو کیا یہ حلال ہے یا حرام؟

پسندیدہ جواب

اس کے لیے یہ حلال نہیں، کیونکہ یہ ماں جس کے بارہ میں وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ یہ اس کا حق ہے اس مال پر مالک نے اسے امین بنایا ہے، اور جسے کسی چیز کا امین بنایا جائے اور وہ چیز اس کے پاس بطور امانت ہو اسے مالک کو واپس کرنا ضروری ہے، اور اس میں خیانت کرنے جائز نہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

**﴿بِإِشْبَابِ اللَّهِ تَعَالَى تَسْمِيَةِ حُكْمٍ دَيْتَا بِهِ كَمْ إِمَّتِينِ إِنَّكَ مَالْكُونَ كُوْلَادُو﴾۔ النساء (58)**

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو ہے اس کی امانت اسے دے دو، اور جس نے تمہاری خیانت کی اس کے ساتھ تم خیانت نہ کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1264) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امدانبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت مالک کو واپس کرنے کا حکم دیا اور خیانت کرنے والے کے ساتھ خیانت کرنے سے منع کیا ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص بجزل سٹور پر کام کرتا ہے، اور مالک اسے چار یا چھ ماہ سے قبل تنوہ نہیں دیتا، تو کیا وہ مالک کے علم میں لائے بغیر ہر ماہ سٹور سے تنوہ لے سکتا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا :

آپ جس سٹور پر ملازم ہیں اس کے مالک کے علم میں لائے بغیر اور اس کی اجازت کے بغیر سٹور سے تنوہ نہیں لے سکتے، آپ کو مالک سے تنوہ کا مطالبہ کرنا چاہیے، اور اگر وہ تنوہ دینے سے انکار کرتا ہے تو پھر اس کے متعلقہ محکمہ (دیوان مظالم) میں اس کی شکایت کریں تاکہ وہ آپ کی تنوہ لے کر دے۔ اس

دیکھیں : فتاویٰ البیعت الدائمة للبحث العلمیہ والافتاء (145/15).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ مجموع الفتاویٰ میں کہتے ہیں :

اور اگر کسی شخص کا کسی دوسرے کے ذمہ حق ہو، تو کیا وہ اسے یا اس کی نظیر اس کی اجازت کے بغیر لے سکتا ہے؟

اس کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

یہ کہ استحقاق کا سبب ظاہر ہو جو اثبات کا محتاج نہ ہو مثلاً خاوند کے ذمہ عورت کا نان و نفقة اور اخراجات، اور بچے کا استحقاق ہے کہ والد اس پر خرچ کرے، اور مہمان کا استحقاق ہے کہ میزبان اس پر خرچ کرے، تو یہاں بلاشک و شبہ اس کے لیے بغیر اجازت حق لینا جائز ہے۔

جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ :

ہند بنت عتبہ بن ربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بہت بخیل اور حریص شخص ہے۔ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جسچے اور میری اولاد کو کافی ہو

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اتنا لے لیا کرو جو تمیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ وہ صاحب مال کی اجازت کے بغیر اچھے اور احسن طریقہ سے اپنا خرچ لے سکتی ہے، اور اسی طرح ہر وہ شخص بھی لے سکتا ہے جس کے متعلق معلوم ہو جائے کہ اس کا مال ظاہراً غصب ہوا ہے، اور لوگ بھی اسے جانتے ہیں کہ غصب ہوا ہے، تو غاصب کے مال سے غصب کردہ یا پھر غصب کردہ چیز جیسی چیز لینا صحیح ہے۔

دوسری قسم :

استحقاق کا سبب ظاہر نہ ہو، مثلاً : مفترض کا قرض دینے سے انکار کرنا، یا پھر غصب کا انکار کر دے اور ردیعی کے پاس کوئی دلیل نہ ہو، تو اس میں دو قول پائے جاتے ہیں :

پہلا قول :

اسے ( بغیر اجازت ) لینے کا کوئی حق نہیں، یہ مالک اور احمد کا مذہب ہے۔

دوسرा قول :

وہ لے سکتا ہے، امام شافعی کا مسلک یہی ہے۔

حق ظاہر نہ ہونے کی صورت میں حق لینے سے منع کرنے والوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اسے امانت ادا کرو، اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی ہے اس کی خیانت مت کرو"

اور مند احمد میں بشیر بن الحنفیت سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کچھ پڑوسی ایسے میں جونہ توہماری پیچے رہ جانے والی بحری کو جھوڑتے ہیں اور نہ ہی اکیلی بحری کو مگر اسے پکڑ لیتے ہیں، تو کیا جب ہم ان کی کسی چیز پر قادر ہوں تو اسے لے لیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نهیں، جس نے تیرے ساتھ خیانت کی اس کے ساتھ خیانت مت کرو"

تو یہ احادیث یہ بیان کرتی ہیں کہ: اگر مظلوم کے حق کا سبب ظاہر نہ ہو اور اس کا لینا خیانت ہو تو وہ حق نہیں لے سکتا، اگرچہ اس کا مقصد یہی ہو کہ وہ اس کی نظیرے رہا ہے؛ لیکن جس نے اس کے پاس امانت رکھی ہے وہ اس میں خیانت کر رہا ہے، کیونکہ جب اس نے اپنا مال اس کے سپرد کر دیا تو اس کی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ لینے سے وہ خائن بن جائے گا، کیونکہ استحقاق ظاہر نہیں ہے۔

یہ اس لیے کہ نفس خیانت بطور جنس حرام ہے تو پھر اس سے حق پورا کرنا جائز نہیں.... اور پھر خیانت کذب بیانی کی جنس سے تعلق رکھتی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ: یہ خیانت تو نہیں؛ بلکہ حق پورا کرنا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خیانت کرنے سے منع کر رہے ہیں جس نے خیانت کی ہے، وہ یہ کہ اس کے مال سے وہ کچھ لینا ہے جس کا وہ مستحق ہی نہیں۔

اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا:

یہ کئی ایک وجوہات کی بنا پر ضعیف ہے:

پہلی وجہ: حدیث میں ہے کہ:

"اکہ کچھ لوگ نہ توہماری پیچے رہ جانے والی بحری کو جھوڑتے ہیں اور نہ اکیلی بحری کو مگر وہ اسے پکڑ لیتے ہیں، تو کیا ہم ان کے مال میں سے اس قدر لے لیں جتنا انہوں نے بیا ہے؟"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نهیں، جس نے تیرے ساتھ خیانت کی ہے، اسے اس کی امانت واپس کرو، اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہے اس کے ساتھ تم خیانت نہ کرو"

دوسری وجہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اور تم اس کی خیانت مت کرو جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی"

یعنی: تم اس کی خیانت کا مقابلہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ تم بھی اسی طرح مت کرو جس طرح اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔

تیسری وجہ:

اس کے خیانت ہونے میں کسی بھی قسم کا کوئی شک نہیں، بطور قصاص اس کے جواز میں کچھ ہے، کیونکہ کچھ ایسے امور میں جس میں قصاص مباح ہے، مثلاً قتل، اور راستہ روکنا، اور مال لینا، اور کچھ ایسے امور ہیں جن میں قصاص مباح نہیں مثلاً: فحش کام، اور بھوٹ وغیرہ، لہذا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں یہ فرمایا کہ:

"اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تم اس کے ساتھ خیانت مت کرو"

تو اس سے علم ہوا کہ یہ اس میں سے ہے جن میں اس کی مثل سزاد دینا مباح اور جائز نہیں۔ احاطہ کے ساتھ۔

واللہ اعلم۔